THE ALFAZL QADIAN

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَا...

اب گیا وقت خز... | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | ...دیں کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دُنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست

مدینۃ المسیح — حضور

آریہ سماج کو اپنی تنگ دلی کا اعتراف

مکتوبات امام علیہ السلام

گاندھی جی کا زوال

مولوی ثناء اللہ اور تین سو روپیہ انعام

اذا جاء کم کریم قوم فاکرموہ

اشتہارات — ۹

خبریں — ۱۱-۱۲

ایڈیٹر :- غلام نبی ❁ اسسٹنٹ - مہر محمد خان

نمبر ۸۰ | مورخہ ۱۳ اپریل سنہ ۱۹۲۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۴ شعبان سنہ ۱۳۴۰ ہجری | جلد ۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بخیر و عافیت ہیں۔ احمدیہ کانفرنس کے انعقاد کے متعلق انتظام ہو رہا ہے۔ ایجنڈا روانہ ہو چکا ہے۔ اور پروگرام مرتب کر لیا گیا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ ضروری امور کے متعلق پوری واقفیت حاصل کر کے آئیں۔

مرکز سے شائع ہونے والے انگریزی ہفتہ وار اخبار البشریٰ کا ڈیکلریشن داخل ہو چکا ہے اور اُمید ہے کہ ماہ رواں کے آخر میں پہلا پرچہ شائع ہو جائے گا ❁

اخبار احمدیہ

نامہ صادق کسی گذشتہ پرچہ میں مفتی محمد صادق صاحب کی وصیت شائع ہو چکی ہے۔ جو انہوں نے بحالت بیماری لکھی تھی۔ اسکے بعد حسب ذیل خط حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور پہنچا ہے۔ جو احباب کے اطمینان اور تسلی کیلئے شائع کیا جاتا ہے :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مرشدنا و مہدینا حضرت فضل عمر ایدکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم - اول سردی زکام بعد سر درد شقیقہ اس سے آشوب چشم اور شدید درد۔ راتوں کا جاگنا۔ پریشانی اور کمزوری اسقدر بڑھ گئی ہے۔ کہ آخری وقت کا سماں دکھائی دینے لگا۔ تین ڈاکٹر فیصلہ نہ کر سکے کہ درد میں کچھ تخفیف ہوئی مرض پیچیدہ ہو گیا۔ حضور کو تار دیا گیا۔ وصیت کی گئی۔ اب کسی قدر افاقہ ہے۔ ایک آنکھ کی نظر دھندلی ہے۔ ڈاکٹروں کی رائے یہاں کی شدید سردی کا اثر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ علاج جاری ہے۔ حالت شدت دکھ میں حضور کی فتح و نصرت کے واسطے دعائیں کی گئیں۔ عاجز محمد صادق عفا اللہ

یہ خط بے دیکھنے لکھا ہے ❁

احمدیہ جماعتوں کے امیر جس جس جگہ امیر مقرر ہو گئے ہیں وہاں کی انجمن کا پریزیڈنٹ کوئی نہیں ہو سکتا انجمن کی کارروائی زیر صدارت امیر ہی ہو گی۔ عموماً امیر کثرت رائے کا احترام کریگا۔ مگر چونکہ وہ ذمہ دار ہو گا۔ اسلئے اس کو حق ہو گا۔ کہ جس وقت کسی تجویز کو سلسلہ کیلئے مضر یا مخل امن انتظام دیکھے۔ اپنے اختیار سے اُسے رد کر دے۔ اس صورت میں یا تو اُسے وہ وجوہ رجسٹر میں لکھنی پڑینگی یا یہ لکھنا ہوگا

کہ بعض ایسی وجوہ کی بناء پر میں کثرت رائے کے خلاف فیصلہ کرتا ہوں - جن کا ذکر کرنا میں مفاد سلسلہ کے خلاف سمجھتا ہوں تاکہ اگر لوگوں کو امیر کے طرز عمل کے خلاف شکایت ہو تو اس سے خلیفۂ وقت یا اس کا قائم مقام وہ وجوہ دریافت کر سکے - جلسہ کے وقت عموماً متفقہ رائے حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے - یعنی اس طور پر جلسہ کی کارروائی چلانی چاہیئے - کہ ہر ایک امر اتفاق رائے سے پاس ہو - کثرت رائے مجبوری میں ہی دینی چاہیئے خاکسار شیر علی ناظر اعلیٰ قادیان

حیدرآباد دکن میں تبلیغی جلسہ

بتاریخ ۱۰ رجب ۱۳۴۰ھ بعد نماز جمعہ مکان انجمن احمدیہ لیکچر ہال میں ایک شاندار تبلیغی جلسہ بتقریب سالگرہ اعلیحضرت حضور نظام (سلمہ اللہ تعالیٰ) منعقد ہوا جس میں جماعت کے قابل لیکچراروں نے مختلف مسائل پر پر جوش تقریریں کیں چونکہ صدہا اشتہارات و مقامی اخبارات کے ذریعہ پبلک کو اطلاع کر دی گئی تھی - لہذا کثیر تعداد میں غیر احمدی احباب بھی تشریف لائے - ۲ بجے سے ۶ بجے شام تک جلسہ کی کارروائی ہوتی رہی - بعد ازاں سامعین کی شربت سے تواضع کی گئی [illegible] تبلیغی پمفلٹ و ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے - جن کو معزز پبلک نے خوشی سے قبول کیا -

خاکسار سید بشارت احمد - جنرل سکرٹری حیدرآباد دکن

بیعت خلافت

بخدمت جناب حضرت اماما خلیفۃ المسیح السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - گذارش ہے - کہ نیازمند کو خدا کے فضل کے ساتھ اور بابو جلال الدین صاحب کی مدد سے توفیق ملی ہے - کہ میں پیغامی پارٹی سے نکل کر حضور کے زیر سایہ خلافت کی برکات سے حصہ لوں - سو میں خلوص دل سے بیعت خلافت کرتا ہوں - میرے لئے دعا فرماویں - کہ اللہ تعالیٰ مجھے استقامت بخشے -

خاکسار عبد الغنی احمدی - پسرور

احمدی ٹھیکیداروں کو اطلاع

احمدیہ سٹلمنٹ واقعہ چک ۹۱-۱۰ آر الف متصل خانیوال ضلع ملتان میں انجنیس کے لئے کوٹھے اور سپرنٹنڈنٹ و اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کے کوارٹر بنائے جائینگے - کام تقریباً بارہ تیرہ ہزار روپیہ کا ہوگا - احمدی ٹھیکیداران بہ تصدیق سکرٹری مقامی

جلد درخواستیں دفتر امور عامہ میں بھیجدیں - ناظر امور عامہ

اب درخواستیں نہ بھیجیں

محکمہ ہوا گھر کی جن اسامیوں کے لئے الفضل میں اعلان کیا گیا تھا - وہ اسامیاں پُر ہو چکی ہیں - اب کوئی اور صاحب درخواست نہ بھیجیں - ناظر امور عامہ قادیان

تبلیغی دورہ

مولوی ابو عبید اللہ حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی رمضان سے پہلے ضلع گجرات کے چند دیہات میں دورہ کرتے ہوئے یکم رمضان کو بھیرہ پہنچینگے - اور رمضان وہاں گذارینگے جس دیہہ میں وہ پہونچیں - احباب کو ان کی امداد کرنی چاہیئے -

ناظر تعلیم و تربیت - قادیان

جھانسی اور اس کے مضافات کے احمدی

اگر کوئی احمدی بھائی جھانسی شہر اور چھاؤنی یا گرد و نواح میں ہو تو مجھ سے ذیل کے پتہ پر ملیں تاکہ جمعہ ادا کرنے اور دیگر تبلیغی امور میں ایک دوسرے کے معاون ہو سکیں - اور انجمن احمدیہ قائم کی جائے -

خاکسار ڈاکٹر عبد الرحمٰن احمدی سب اسسٹنٹ سرجن انڈین سٹیشن ہسپتال - جھانسی چھاؤنی -

ایک دھوکہ باز ہندو

ایک ہندو اور سیر جس کا نام لچھمن داس رنگ گندمی میانہ دبلا سا قد ہے - کچھ عرصے ساتھ بصرہ - عراق عرب میں رہا ہے - اب وہ مجھ کو لکھنؤ میں اتفاق سے مل گیا - اور اس نے اپنا ارادہ اسلام لانے کا ظاہر کیا - اور کہا کہ میری چوری ہوگئی ہے - اس پر میں نے اسکو کرایہ ریل گاڑی لکھنؤ سے سرہند تک کا دیا - اور کچھ اس کا اسجگہ قرض اتارا قریباً ستر روپیہ تک کا سلوک کیا - اس نے کہا میں گھر سے روپیہ لیکر آجاؤں گا - تو قادیان چلینگے - بعد کو وہ سکرٹری شاہجہانپور انجمن احمدیہ سید مختار احمد صاحب سے مبلغ دس روپے لے گیا ہے - احباب کو چاہیئے - کہ اس سے محتاط رہیں -

خاکسار چودھری کرم الدین بستی دانشمندان جالندھر شہر

زراعت پیشہ احباب کو اطلاع

باغبانی و زراعت کا پیشہ جاننے والے جن احمدی مزارعان کو غیر احمدی زمینداران کی جانب سے تکلیف ہو وہ

مجھ سے خط و کتابت کریں - محمد اعظم احمدی ولد مہر احمد سکنہ باگڑ ڈاکخانہ سرائے سدھو اسٹیشن عبد الحکیم - ضلع ملتان -

غریب فنڈ

میاں عبد الصمد صاحب کا شمیری نے اپنے فرزند کی نکاح خوانی پر مبلغ ایک روپیہ غریب فنڈ اخبار الفضل میں دیا - جزاہ اللہ الخیر - عبد الغفار - ونہ گام کشمیر

درخواست دعا

میں نے بعض احباب سے بعض امور کی بابت دعا کیلئے درخواست کی تھی اسلئے اب پھر دعا کیلئے ان سے التجا ہے اور دوسرے اصحاب بھی ہمدردی کریں تو نہایت مشکور ہونگا - احباب سلسلہ عالیہ ترک نہ فرمائیں اور آپ کل خصوصیت سے نہایت توجہ سے دعا فرمائیں

راقم محمد علیخان آف مالیر کوٹلہ -

طلباء ہائی سکول قادیان کے لئے وظیفہ اور تمغہ

میں نے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ایک وظیفہ مندرجہ ذیل شرائط کے ماتحت دیا ہے :- (۱) وہ احمدی لڑکا جس کے چال چلن کے عمدہ ہونے کی نسبت ہیڈ ماسٹر مدرسہ تصدیق کرینگے تھرڈ مڈل کے سالانہ امتحان میں مدرسہ میں اول نکلیگا اسے ۲ سال کیلئے مبلغ چار روپیہ ماہوار کا میری طرف سے وظیفہ دیا جائیگا (۲) یہ وظیفہ ہر سال ملا کریگا - گویا پہلے سال کے بعد ایک ہی وقت میں دو لڑکے مبلغ چار چار روپیہ ماہوار کا وظیفہ لیا کرینگے (۳) وظیفہ کا نام " ملک محمد حسین سکالرشپ" ہوگا - اور یکم اپریل ۱۹۲۲ء سے شروع ہوگا - اور تاحیات بندہ جاری رہے گا - انشاء اللہ

اس وظیفہ کے علاوہ میں نے ہر سال کیلئے ایک چاندی کا تمغہ دینے کا وعدہ مدرسہ میں بدیں شرائط کیا ہے :-

(۱) تمغہ بیادگار خلافت ثانیہ دیا جائیگا - اور اس کا انگریزی میں نام "خلافت ثانیہ میڈل" ہوگا - اور ساتھ ہی اس پر انگریزی میں یہ لکھا ہوا ہوگا :-

IN REMAMEBRANCE OF
HIS HOLINESS HAZRAT MAHMOOD
KHALIFA-TUL-MASIH II

(۲) یہ تمغہ ہر سال اس طالب علم کو دیا جائیگا - جو فقہ ہائی کے سالانہ امتحان میں مدرسہ میں اول رہیگا اور فسٹ ڈویژن میں پاس ہوگا (۳) یہ تمغہ بھی ۱۹۲۲ء سے جاری ہوگا اور تاحیات بندہ ملتا رہیگا (۴) ہر تمغہ حتی الامکان حضور خلیفۃ المسیح ثانی کے دست مبارک سے دیا جایا کریگا - میں نے ہیڈ ماسٹر صاحب کو یہ خط لکھ دیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۳ - اپریل ۱۹۲۲ء

حضور پرنس آف ویلز کو دعوت الی الاسلام

حضور پرنس آف ویلز کی تشریف آوری ہند کی تقریب پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی جماعت کی طرف سے جو تبلیغی تحفہ پیش کیا۔ وہ ایک بے نظیر عظیم الشان کارنامہ ہے۔ کہ جس کی نظیر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہی ملتی ہے۔ جبکہ آپ نے سلاطین زمانہ کو تبلیغی خطوط لکھے۔ اور انھیں حق کی دعوت دی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اس کتاب میں دیگر مذاہب پر اور خاص کر عیسائیت پر اسلام کی صداقت اور حقانیت نہایت زبردست پیرایہ میں ثابت کرنے کے بعد دنیا کی ایک عظیم الشان سلطنت کے وارث اور ولی عہد کو جس مؤثر پیرایہ میں دعوت اسلام دی ہے۔ وہ کتاب کے اس اقتباس سے ظاہر ہے۔ جو ہم یہاں درج کرتے ہیں۔ اس کو پڑھ کر سمجھدار اور عقلمند انسان غور فرمائیں کہ اس زمانہ میں جبکہ اسلام دشمنوں کے نرغے میں گھرا ہوا ہے۔ ایسی نازک گھڑی میں اگر کسی کو اسلام کا فکر اور اسلام کی اشاعت کا خیال ہے۔ تو اسی غریب اور بیکس جماعت کو ہے۔ جسے حضرت مرزا صاحب نے کھڑا کیا ہے یہ جماعت اپنی دنیاوی کمزوری سے واقف اور اپنی غربت سے آگاہ ہے۔ اور یہ بھی جانتی ہے کہ اس کے پاس اس وقت تک کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ جو دنیا کی نظروں میں کوئی رعب اور وقعت قائم کر سکتی ہو۔ لیکن باوجود اس کے اشاعت اسلام کی اس کے دل میں تڑپ ہے۔ اس کے افراد دنیا میں پھیل رہے ہیں اور اسلام کی دعوت دے رہے ہیں۔ اسکے مبلغ سلطنت برطانیہ کے دارالحکومت میں ڈیرے جمائے خدائے واحد کا نام بلند کر رہے ہیں۔ اور اس کے امام نے سلطنت کے چشم و چراغ تک کو اسلام کی دعوت پہنچا دی ہے۔ اور خوب کھول کر پہنچا دی ہے۔ کیا اسلام کی یہ الفت یہ محبت اور یہ لگن ایک ایسی جماعت کے دل میں ہو سکتی ہے۔ جو اسلام کو برباد کرنے والی ہو۔ کیا یہ شوق دینی اور ولولہ ان لوگوں میں پیدا ہو سکتا ہے۔ جو نعوذ باللہ ایک کاذب اور مفتری علی اللہ کے پیرو ہوں۔ خدارا غور کرو۔ اور سوچو کہ یہ کام یہ حوصلہ اور یہ جوش کسی جھوٹے شخص کے پیرووں میں اسلام کی خاطر نہیں پیدا ہو سکتا۔ یہ خدا کے سچے فرستادہ کی قوت قدسی کا ہی ظہور ہے کہ غریبوں کی جماعت نہ صرف امیروں کو بلکہ بادشاہوں اور شہنشاہوں کو اسلام کی طرف بلا رہی اور حق کا رستہ دکھا رہی ہے۔ اگر یہ اس مقدس انسان کی وجہ سے نہیں جس نے جماعت احمدیہ کو کھڑا کیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ دنیا میں لاکھوں نہیں کروڑوں مسلمان بستے۔ نواب اور بادشاہ کہلاتے ہیں۔ لیکن اشاعت اسلام کا کبھی انھیں خیال بھی نہیں آیا۔ لاکھوں روپے اپنے عیش و عشرت میں ضائع کرتے ہیں۔ مگر اشاعت اسلام کے لئے ایک کوڑی بھی خرچ نہیں کرتے۔ بیسیوں محکمے اور دفاتر عالی شان عمارتوں میں کھول رکھے ہیں۔ لیکن اسلام کی دعوت دینے والا اور غیر مذاہب کے لوگوں تک اسلام پہنچانے والا۔ ان کے ہاں کوئی صیغہ نہیں ہے۔ یہ شرف تمام روئے زمین پر حضرت احمد علیہ السلام کی جماعت کو ہی حاصل ہے کہ اس کے تمام کاروبار محض اسلام کے لئے ہیں ۞

کاش! لوگ اس حقیقت پر بنظر غور و فکر کر کے صحیح نتیجہ پر پہنچنے کی کوشش کریں۔

تحفہ شہزادہ ویلز میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی حضور پرنس آف ویلز کو مخاطب کر کے تحریر فرماتے ہیں:-

"اے شہزادہ بالا بخت! آخر میں ہم آپ کو اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ کہ کوئی عزت نہیں۔ مگر وہی جو خدا سے ملے۔ اور کوئی رتبہ نہیں۔ مگر جو خدا تعالیٰ دے۔ اور کوئی سکھ نہیں۔ مگر جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہو۔ پس ہم آپ کو اس صداقت کی دعوت دیتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کی طرف آج سے تیرہ سو سال پہلے بھیجی تھی جس کے قیام اور جس کے پورا کرنے کے لئے اس نے اس وقت مسیح موعود کو نازل کیا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ مسیحی قوم کے لئے یہ نہایت تلخ ہے کہ وہ انیس سو سال تک انتظار کرنے کے بعد مسیح کے ظہور کو دوسرے کسی مذہب کے پیرووں میں پائیں۔ اور ان کی حیثیت سے غیرت کو اس سے صدمہ پہنچتا ہے۔ مگر مبارک وہی ہے جو خدا کی مرضی کو قبول کرے۔ اور اس کی حکمتوں پر اعتراض نہ کرے۔ اور اپنی عزت اور اپنی غیرت اور اپنی خواہش پر اس کی رضا کو مقدم کرے۔ کیونکہ اسی کے لئے دائمی نجات ہے اور وہی ابدی خوشی کو پائیگا۔ پہلوں نے اپنی غیرت کو خدا کی مرضی پر مقدم کر کے کیا سکھ پایا کہ آیندہ اور لوگ پائینگے۔ یہود نے یوحنا کو ایلیا تسلیم کرنا اپنی روایات کے خلاف سمجھا۔ اور اللہ تعالیٰ کے منشا کو قبول نہ کیا۔ اور وہ آج تک مسیح کے انتظار میں ہیں۔ انتظار کا وقت لمبا ہو گیا۔ مگر آنیوالا ابھی نہیں آتا۔ کیونکہ وہ جو آچکا۔ دوبارہ کیونکر آئے؟ قیامت تک لوگ انتظار کرتے چلے جائینگے۔ اور کوئی ایلیا آسمان سے نازل نہ ہو گا۔ اور نہ کوئی مسیح آئے گا۔ اور وہ اپنی ضد کی وجہ سے آسمان کی بادشاہت سے ہمیشہ کے لئے محروم رہینگے۔ اسی طرح اگر مسیحی ضد کرینگے۔ اور آسمانی نشانوں کو رد کرینگے۔ اور ان سے آنکھیں بند کرینگے۔ تو ان کے لئے بھی قیامت تک انتظار کرنا ہو گا۔ جو آنے والے تھے۔ آچکے۔ وہ بھی آگیا جو خدا کے نام پر آنا تھا۔ اور جس نے موسیٰ کی طرح شریعت کا کلام لانا تھا اور وہ بھی آچکا جسے مسیح کا نام پا کر آنا تھا۔ اور روح حق کی تصدیق کرنی تھی۔ اور اس کے مقصد کی اشاعت کرنی تھی۔ اب ان کے بعد نہ کوئی تسلی دہندہ آئیگا۔ اور نہ کوئی مسیح۔ قیامت تک لوگ انتظار کرتے چلے جائیں۔ سوائے انتظار کی تلخی کے انکو کچھ نہ ملیگا۔ آنیوالے نے جیسا کہ لکھا تھا۔ مسیح کا نام پا کر آنا تھا نہ کہ خود مسیح نے۔ اور اس کی بعثت اسی طرح ہونی تھی جس طرح یوحنا بپتسمہ دینے والے کی ایلیا کے رنگ میں ہوئی ۞

اے شہزادہ عالی قدر! جب کوئی بات دلائل سے ثابت ہو جائے۔ تو محض شبہ سے اس کو باطل کرنا خود اپنا نقصان کرنا ہوتا ہے۔ لوگ چاہتے ہیں کہ اسلام

کی شکل کو مسلمانوں کے اعمال یا موجودہ خیالات سے بدنما کر کے دکھائیں۔ لیکن جب قرآن کریم خود موجود ہے جب رسول اسلام کے اپنے منہ کے الفاظ موجود ہیں پھر لوگوں کی باتوں کی طرف جانے کی ہمیں کیا ضرورت ہے۔ کیا سورج کی موجودگی میں ہم دوسروں سے اس کے وجود کی تشریح پوچھا کرتے ہیں؟ یا چاند کے ہوتے ہوئے اس کی روشنی کی کیفیت روایت سے ثابت کیا کرتے ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیم جیسا کہ میں پہلے مختصراً بیان کر چکا ہوں۔ ایسی ہے۔ کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ وہ اپنی خوبی میں سورج کی طرح چمکتی ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں سب تعلیمیں دیوں کی طرح ماند ہو جاتی ہیں۔ نہ اس لئے کہ ان لوگوں نے وہ تعلیمیں اپنی طرف سے بنائی تھیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ یا تو خاص وقتوں کے لئے تھیں یا بعد میں لوگوں نے ان میں اپنے خیالات ملا کر ان کو بگاڑ دیا ہے۔ لیکن قرآن کریم کی تعلیم ہر زمانہ کے لئے ہے۔ اور مکمل ہے۔ اس میں نہ کسی قسم کی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ اور نہ گنجائش ہے۔ اور نہ اس کی تعلیم میں انسان کے ہاتھوں نے کوئی تبدیلی پیدا کی ہے۔

اے شہزادہ بلند اقبال! آپ دیکھیں کہ کس طرح لوگوں نے خدا کے فرشتوں کو بگاڑ دیا ہے۔ مسیح جو اللہ تعالےٰ کی توحید اور اس کے جلال کے قیام کے لئے آیا تھا۔ اس کی نسبت کہا جاتا ہے۔ کہ وہ واقع میں خدا کا بیٹا ہونے کا مدعی تھا۔ اور یہ کہ خدا کے ساتھ مسیح اور روح القدس بھی الوہیت کی چادر اوڑھے ہوئے ہیں۔ اس سے زیادہ ظلم اور اندھیر اور کیا ہو سکتا ہے؟ اور اس سے زیادہ نافرمانی اور بغاوت کی کیا مثال ہو سکتی ہے؟ بادشاہ اور اس کی رعایا کو ایک کر دینا اور آقا اور نوکر کو ملا دینا اور خالق اور مخلوق کو برابری کا درجہ دے دینا سب سے بڑا ظلم ہے۔ جس سے بڑھ کر مذہب میں اور کوئی گناہ نہیں ہو سکتا۔ مگر یہ سب کچھ مسیح علیہ السلام [illegible] صداقت سمجھا جاتا ہے۔

اسی طرح خود نجات حاصل کرنے کے لئے خدا کے ایک مقرب کو لعنت کی موت مارا جاتا ہے۔ اور اس پر لعنت کا بوجھ لادا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ وہ تین دن رات اسی حالت میں رہا۔ اور اس عقیدہ کو ثابت کرنے کے لئے [illegible] رحم دنیا کے ہر انتظام میں نظر آ رہا ہے۔ رحم سے جواب دیا جاتا ہے۔ اور ایک ادنےٰ انسان سے بھی اس کے اخلاق گرائے جاتے ہیں۔ گویا ہم تو اپنے مجرموں کے گناہ معاف کر سکتے ہیں۔ مگر وہ مالک ہو کر بھی معاف نہیں کر سکتا۔

اسی طرح کہا جاتا ہے کہ خدا کی شریعت لعنت ہے گویا نوح اور ابراہیم اور موسےٰ اور دیگر انبیاء خدا کی لعنتیں لے کر دنیا میں آئے تھے۔ لیکن کوئی نہیں بتاتا کہ خدا کے کلام کا کونسا حصہ لعنت ہے۔ کیا یہ لعنت ہے۔ کہ کہا گیا تھا کہ چوری نہ کر۔ زنا نہ کر اور کسی کو قتل نہ کر؟ یا یہ لعنت ہے کہ کہا گیا تھا کہ جھوٹ نہ بول اور ظلم نہ کر۔ اور دوسروں کے حق نہ مار؟ یا یہ لعنت ہے۔ کہ کہا گیا تھا کہ بداخلاقی نہ کر اور غیبت نہ کر اور فساد نہ کر۔ یا یہ لعنت ہے۔ جو کہا گیا تھا کہ سچ بول اور لوگوں سے محبت کر۔ اور گنہگاروں کے گناہ معاف کر؟ یا یہ لعنت ہے۔ کہ بنی نوع انسان کی خیر خواہی کر اور خوش خلقی سے پیش آ۔ اور بے کسوں اور مسکینوں کو اپنے مال میں شریک کر؟ یا یہ لعنت ہے کہ صداقتوں سے پیار کر اور علوم کو حاصل کر اور ایک خدا کی پرستش کر۔ اور اس کا شریک کسی کو قرار نہ دے؟ یا یہ لعنت ہے کہ ہر ایک ظالم سے مظلوم کے حقوق دلوائے جائیں۔ شریروں کو دوسروں پر ظلم نہ کرنے دیا جائے۔ آخر وہ کونسا حکم شریعت کا لعنت ہے جس سے مسیح علیہ السلام نے آکر بچا لیا ہے؟ کیا پھر خدا تعالیٰ کی عبادات یا بعض احتیاطوں کے متعلق لعنت ہیں؟ کیا فریسی اور فقیہی لوگ اور پہلے لوگ ان عبادتوں کے کرنے کی وجہ سے یا ان کھانوں کے نہ کھانے کے سبب سے خدا کے مغضوب ہو گئے [illegible] مسیح علیہ السلام نے دنیا کو لعنت سے بچا لیا؟ مسیح علیہ السلام تو خود مانتے ہیں کہ عبادات کے احکام وہ خوب بجا لاتے تھے۔ اور کھانے بھی وہ شریعت کے مطابق کھاتے تھے۔ پھر ان احکام کی خلاف ورزی تو انکو جہنم لیجانے کا باعث نہیں ہو سکتی تھی۔ کیونکہ وہ ان احکام کی مخالفت و رزسیح نہ کرتے تھے۔ بلکہ اخلاقی احکام کی خلاف ورزی کرتے تھے۔ لیکن کیا مسیح علیہ السلام کی آمد سے وہ احکام بھی منسوخ ہو گئے ہیں۔ اگر نہیں تو کونسی لعنت تھی جو مسیح علیہ السلام نے اٹھا لی؟

اصل بات یہی ہے کہ لوگ بدل گئے ہیں۔ اور خدا کے احکام سے آزادی حاصل کرنے کیلئے انکو لعنت کہا جاتا ہے اور بیگناہ مسیح کو گناہ میں ملوث کیا جاتا ہے۔ ورنہ خود شریعت کو لعنت قرار دینے والے شریعت کے احکام سے کہیں زیادہ قانون بنا چکے ہیں۔

غرض دین بگڑ گئے۔ اور حالتیں بدل گئیں۔ اسلئے ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کی توحید قائم کرنے کیلئے اور لوگوں کو خدا کے احکام پر چلانے کیلئے پھر کوئی ہدایت آتی۔ سو وہ اسلام ہے۔

مگر اے صاحب عزت شہزادہ! ان جھگڑوں میں پڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ مسیح علیہ السلام نے سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے کیلئے خود ایک معیار مقرر کر دیا ہے۔ اور وہ انجیل میں لکھا ہوا موجود ہے مگر لوگ آنکھیں رکھتے ہوئے اسے نہیں دیکھتے۔ اور دل رکھتے ہوئے اسے نہیں سمجھتے۔ اس نشان کے ہوتے اس امر کا آسانی سے فیصلہ ہو سکتا ہے کہ اس وقت خدا تک پہنچنے کا ذریعہ اسلام ہے یا مسیحیت؟

اور وہ معیار یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اچھے درخت میں برا پھل نہیں لگتا۔ اور برے درخت میں اچھا پھل لگتا۔ پس ہر ایک درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اسلئے کہ لوگ کانٹوں سے انجیر نہیں توڑتے۔ اور نہ جھاڑی سے انگور توڑتے ہیں"

اور اسی طرح ایمان کے ثمرات کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تمہیں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہوتا تو تم اس پہاڑ سے کہتے کہ یہاں سے وہاں چلا جا تو وہ چلا جاتا اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوتی"

پھر دعا کی قبولیت کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"جو کچھ دعا میں ایمان سے مانگو گے سو پاؤ گے" متی ۔ آیت

پھر فرماتے ہیں کہ

"اگر تم میں سے دو شخص زمین پر کسی بات کے لئے جسے وہ چاہتے ہیں اتفاق کریں تو وہ میرے باپ کی طرف سے جو آسمان پر ہے ان کے لئے ہو جائیگی"

اب اے شہزادہ! اس معیار کے مطابق کون سا مذہب سچا ثابت ہوگا؟ وہ جس نے اس قسم کا انسان پیدا کیا ہے۔ جسکا ہم پہلے ذکر کر آئے ہیں۔ یا وہ جس میں اس کا کچھ بھی نشان نہیں ہے؟ اگر یہ سچ ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ تو اسلام کے اس شیریں پھل کے مقابلہ میں مسیحیت کس پھل کو پیش کرتی ہے؟ اور اگر یہ سچ ہے۔ کہ کانٹوں کو انگور نہیں لگتے۔ تو اسلام اگر جھوٹا ہے تو اسمیں انگور کیونکر لگ گئے؟ اور مسیحیت اپنی موجودہ صورت میں خدا تعالےٰ کی پسندیدہ ہے تو اسمیں کیوں کانٹے ہی کانٹے پیدا ہوتے ہیں؟ کیا آج ساری مسیحی دنیا میں کوئی ایک بھی شخص ہے۔ جو مسیح موعودؑ سے آدھے نہیں سوویں حصہ کے برابر بھی نشان دکھا سکے۔ بلکہ ایک بھی نشان دکھا سکے؟ حضرت مسیحؑ تو فرماتے ہیں کہ اگر ایک رائی کے برابر بھی تم میں ایمان ہو تو تم بڑے کام کر سکتے ہو۔ مگر کیا تمام عالم مسیحیت میں ایک بھی آدمی رائی کے دانہ برابر ایمان نہیں رکھتا؟

اے شہزادہ دیکھ! زندہ مذہب اپنی زندگی کے آثار رکھتا ہے۔ اور اسلام کی زندگی کے اثر کو ہم اپنے نفس کے اندر محسوس کرتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ تمام نشانات اور تمام قبولیتیں مسیح موعودؑ کے ساتھ ختم ہو گئیں اگر ایسا ہوتا تو ہم اسلام کو بھی مردہ مذہب سمجھتے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ اسلام کی برکات ہمیشہ کے لئے جاری ہیں۔ اور ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر اب بھی مسیحی دنیا اسلام اور مسیحیت کا اثر دیکھنے کے لئے تیار ہو تو اللہ تعالیٰ **اچھے درخت میں اچھے پھل لگا کر دکھا دیگا۔** اور جو اسکا پیارا بیٹا ہے۔ اُسے مچھلی کی جگہ سانپ نہیں دیگا۔ نہ روٹی کی جگہ پتھر۔ بلکہ اس کے لئے کھولیگا اور اس کی دعا کو سنے گا۔ پس اے ہمارے واجب التعظیم بادشاہ کے واجب التعظیم ولیعہد! اگر آپ باوجود ان نشانات اور صداقتوں کے جو اوپر مذکور ہوئیں اب بھی یہ خیال کریں کہ خدا کے تعلق اور محبت کے معلوم کرنے کیلئے اسوقت بھی کسی نشان کی ضرورت ہے۔ تو ہم آپ کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں۔ کہ آپ اپنے رسوخ سے کام لیکر پادریوں کو تیار کریں جو اپنے مذہب کی سچائی کے اظہار کے لئے بعض مشکل امور کے لئے دعا مانگیں۔ اور بعض ویسے ہی مشکل امور کے لئے جماعت احمدیہ بھی اللہ تعالےٰ کے حضور التجا کرے۔ مثلاً سخت مریضوں کی شفا کے لئے جن کو بذریعہ قرعہ اندازی کے آپس میں تقسیم کر لیا جائے۔ پھر آپ دیکھیں کہ اللہ تعالےٰ کس کی سنتا ہے۔ اور کس کے منہ پر دروازہ بند کر دیتا ہے؟ اور اگر وہ ایسا نہ کریں اور ہرگز نہ کریں گے۔ کیونکہ ان کے دل محسوس کرتے ہیں۔ کہ خدا کی برکتیں ان سے چھین لی گئی ہیں۔ تو پھر اے شہزادہ! آپ سمجھ لیں کہ خدا نے مسیحیت کو چھوڑ دیا ہے۔ اور اسلام کے ساتھ اپنی رحمتیں مخصوص کر دی ہیں۔

آخر میں اے مکرم شہزادہ! میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ جس محبت سے خدا کی بادشاہت کی خبر ہم نے آپ کو دی ہے۔ اسی محبت سے آپ اس تمام امر پر غور کریں گے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے حضور میں جیسے ہم ہیں ویسے ہی آپ ہیں۔ اس کی نظروں میں چھوٹے اور بڑے بادشاہ اور رعایا۔ سب برابر ہیں۔ ابدی زندگی کے ہم ہی محتاج نہیں بلکہ آپ بھی اس کے محتاج ہیں۔ اور خدا کی رضا کی ہم ہی کو ضرورت نہیں۔ بلکہ آپ کو بھی ہے۔ دنیا کی بادشاہتیں فانی ہیں اور اس کی عزتیں آنی۔ وہی دائمی خوشی کا وارث ہوتا ہے جو اللہ تعالےٰ کو خوش کرتا ہے۔ ہم نے حق آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ اسکا قبول کرنا یا نہ کرنا آپ کے اختیار میں ہے۔ مگر ہم آپ سے باادب التجا کرتے ہیں۔ کہ آپ اسلام کے متعلق سنی سنائی باتوں پر نہ جائیں۔ اور دشمن کے اقوال پر اپنے خیالات کی بنا نہ رکھیں۔ اسلام ایک پاک اور بے عیب مذہب ہے۔ اور اسکی تعلیم پر چلنے والے ہمیشہ اچھے سے اچھے پھل کھاتے اور خدا تعالیٰ کی عنایتوں اور شفقتوں سے حصہ لیتے رہتے ہیں۔

اس وقت دنیا گناہ سے بھر گئی ہے۔ اور نافرمانی اور بغاوت پھیل گئی ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ کا غضب بھڑک رہا ہے۔ اب وہ دنیا کو اپنا چہرہ دکھانا چاہتا ہے اور اس سے اپنا وجود منوانا چاہتا ہے۔ دنیا نے شرک کے راستہ پر بڑھ بڑھ کر قدم مارا اور انکار پر اصرار کیا۔ اور خدا کے کلام کی ہتک کی۔ اور اس کی ملاقات کے خیال کو دل سے بھلا دیا۔ اور قیامت کو ہنسی ٹھٹھا سمجھا اور مادیت کا زنگ اس کے دل پر لگ گیا۔ اور لوگوں نے خیال کیا کہ اس کے انبیاء محض طلیق اللسان انسان تھے جنہوں نے لوگوں کو حدود کے اندر رکھنے کے لئے مذہب کی روک بنا دی تھی۔ اور وہ خیال کرنے لگی ہے کہ وہ خدا کو بھی سبق پڑھا سکتی ہے۔ اور اس کے کلام پر بھی حکومت کر سکتی ہے۔

عیاشی بڑھ گئی ہے۔ اور دنیا کی محبت دلوں میں گھر کر گئی ہے۔ ایک عاجز انسان کو خدا تعالےٰ کا شریک قرار دیا جاتا ہے۔ اور اس سزا کو جو مسلمانوں کو اسلام کی طرف سے منہ پھیر لینے کی وجہ سے مل رہی تھی۔ اپنی سچائی کی علامت سمجھا جا رہا ہے۔ اور کروڑوں روپیہ اس لئے خرچ کیا جا رہا ہے کہ تا لوگ ایک خدا کی پرستش چھوڑ دیں۔ خدا تعالیٰ نے ان باتوں پر ایک لمبے عرصہ تک صبر کیا۔ مگر جب لوگ اس کے پچھلے کلام سے فائدہ اٹھانے کی طرف متوجہ نہ ہوئے تو اس نے اپنا موعود رسول بھیجا تاکہ اس کی باتوں سے لوگ متاثر ہوں۔ اور اس کے ہاتھ پر نشان پر نشان اور معجزہ پر معجزہ دکھایا۔ اور اس نے کمال تحمل اور ہمدردی کے ساتھ دنیا کو اس کی طرف لانا چاہا۔ اور جب لوگ باز نہ آئے تو پھر تہدید بھی کی اور کہا کہ:-

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چُپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوحؑ کا زمانہ بھی تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔"

اور لوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے۔ نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ؛؛

مگر لوگوں نے پھر بھی توجہ نہ کی۔ اور فاتح اور غالب اپنی فتح اور غلبہ کے گھمنڈ میں رہے۔ اور مغلوب اور مفتوح اپنی دنیاوی شکوؤں کا رونا روتے رہے۔ باوجود جگانے کے لوگ نہ جاگے اور باوجود بلانے کے لوگ نہ آئے۔ اور باوجود خدا تعالیٰ کے جلوہ گر ہونے کے لوگوں نے اس کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا۔ اور باوجود اس کے ہوشیار کرنے کے وہ ہوشیار نہ ہوئے۔

پس اب اس نے ارادہ کیا ہے کہ اگر لوگ اس کے حق کو تسلیم نہ کرینگے۔ اور اس کے دین کو قبول نہ کرینگے۔ اور اس کے ماموروں پر ایمان نہیں لائینگے۔ تو وہ ان پر عذاب پر عذاب نازل کریگا۔ اور ان کو دکھ پر دکھ پہنچائیگا۔ اور اس وقت تک نہیں باز آئیگا جب تک وہ اس کے احکام کو قبول نہ کریں۔ اور اس کی بادشاہت کو تسلیم نہ کریں جبکہ دنیا کے ادنیٰ حاکم پسند نہیں کرتا کہ لوگ اس سے منہ پھیر کر دوسروں کی طرف توجہ کریں۔ تو وہ جو احکم الحاکمین ہے۔ کب برداشت کر سکتا ہے؟ جبتک خدا کا مرسل نہیں آیا تھا لوگوں کیلئے فیصلہ کرنا مشکل تھا۔ مگر اب تو کسی کیلئے کوئی عذر باقی نہیں۔ سورج سر پر آگیا ہے۔ اور اندھیرا جاتا رہا ہے۔ اور وہ لوگ جو آنکھیں رکھتے ہیں خدا کے جلال کو دیکھتے ہیں۔

کیا لوگ نہیں سوچتے کہ جس کی یاد میں کروڑوں انسان گزر گئے۔ اس کا زمانہ خدا تعالیٰ نے ان کو دیا ہے۔ جو آج سے پہلے مر چکے ہیں ان میں سے بہت ہونگے جو خواہش کرتے ہونگے۔ کہ کاش! ہم سے سب کچھ لیا جاتا۔ اور مسیحؑ کا زمانہ ہم کو مل جاتا۔ اور جو آئندہ آئینگے۔ لیکن دیر کے بعد پیدا ہونگے وہ بھی خواہش کریں گے۔ کہ کاش! ہم سے سب نعمتیں لے لیجائیں مگر خدا کے مرسل کا قرب پالیتے۔

پس اے شہزادہ والا جاہ! اس وقت کو غنیمت سمجھئے اور ان نشانوں پر یقین لائیے جو خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں دکھائے ہیں۔ اور اس کی بادشاہت میں داخل ہوجائیے کہ خدا کی بادشاہت میں داخل ہونا سب بادشاہتوں سے بڑا ہے۔ باقی سب بادشاہتیں چھوڑنی پڑتی ہیں۔ مگر یہ بادشاہت کبھی نہیں چھڑائی جاتی۔ باقی سب بادشاہتوں کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ ایک کے بعد دوسرا وارث ہو لیکن اس بادشاہت کے ایک ہی وقت میں باپ اور بیٹا اور سب جوان کے ساتھ شامل ہونا چاہیں وارث ہوتے ہیں۔ خدا کی رحمتوں کے دروازے کھل رہے ہیں ان میں داخل ہوجائیے اور اگلی زندگی کے لئے سامان جمع کرلیجئے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے جس قدر زیادہ نعمتیں دی ہیں اسی قدر اس کے مطالبات بھی آپ سے زیادہ ہیں۔ کیونکہ وہ جس کو زیادہ دیتا ہے اس سے پوچھتا بھی ہے کہ میرے ان احسانات کی تونے کیا قدر کی؟ پس اللہ تعالیٰ کے احسانات پر نظر کرتے ہوئے اس کی اطاعت میں دوسروں سے زیادہ کوشش کیجئے۔ اور اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہئے۔ آپ نے دیکھا کہ جنگ کے موقعہ پر آپ کے والد حضور ملک معظم کی آواز پر کس طرح دنیا کے دور کناروں سے لوگ لبیک کہتے ہوئے دوڑ پڑے تھے۔ پس جس طرح آپ کی رعایا نے اپنے بادشاہ کی آواز پر سب کام چھوڑ کر اس آواز کا رخ کرلیا آپ بھی اس بادشاہ کی آواز پر جو ہمارا اور آپ کا دونوں کا بادشاہ ہے۔ دنیا کی سب روکوں کو دور کرکے لبیک کا نعرہ لگاتے ہوئے اس کی طرف دوڑ پڑیں۔ تا جس طرح خدا نے آپ کو دنیا کی نعمتیں دی ہیں دین میں بھی حصہ وافر عطا فرما دے۔

خدا تعالیٰ نے دنیا میں ہدایت کا ایک محل تیار کیا ہے اور ایک بڑی دعوت کا سامان کرکے اپنے بندوں کو بلایا ہے خواہ بادشاہ ہوں یا غیر بادشاہ۔ اور ہم لوگ اس عقیدت کی وجہ سے جو ہمیں آپ کے خاندان سے ہے چاہتے ہیں کہ آپ اس سے محروم نہ رہجائیں۔ اس لئے اے شہزادہ عزیز! ہم بصد محبت و اخلاص آپ کو اس امر کی اطلاع دیتے ہیں۔ ہم نے آپ کیلئے دروازہ کھول دیا ہے۔ دنیا کی باتوں کی پرواہ نہ کیجئے آگے بڑھیئے۔ اور زمین و آسمان کے بادشاہ پہلوں اور پچھلوں کے بادشاہ اور اس جہان اور دوسرے جہان کے بادشاہ کے بلاوے کو قبول کرتے ہوئے اس کے گھر میں داخل ہوجائیے اور اس کی دعوت سے حصہ لیجئے!!!

أَهْلًا وَّسَهْلًا وَّمَرْحَبًا

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

آریہ سماج کو اپنی تنگدلی کا اعتراف

اخبار "پرکاش" کے ایک اقتباس کی بنا پر ہم نے آریہ سماج کی اس تنگدلی پر اظہار افسوس کیا تھا۔ کہ انہیں اتنا بھی گوارا نہیں۔ کہ کوئی آریہ لیکچرار آریہ سٹیج پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی خوبی کا اعتراف کرسکے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی لکھا تھا۔ کہ ایسی صورت میں ان مسلمانوں کی غیرت کو کیا ہوگیا ہے۔ جو سوامی دیانند کی تعریف میں لمبے چوڑے مضامین آریہ اخباروں میں لکھتے ہیں۔ جبکہ سوامی جی نے اسلام اور رسول کی شان میں نہایت دل آزار اور بازاری الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اس کے متعلق پرکاش لکھتا ہے۔

"مسلمان اصحاب الفضل کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے آریہ اخباروں کے رشی نمبروں کے لئے مضامین لکھیں گے یا نہیں اس کا جواب وقت دیگا؛؛

اگر مسلمان باغیرت ہونگے تو کبھی ایسے شخص کے متعلق جس نے رسول کریمؐ کی ذات والاصفات کے متعلق نہایت گندے فقرات استعمال کئے ہیں۔ تعریفی مضامین لکھنے کے لئے قلم نہ اٹھائینگے۔ ہمارا کام نصیحت کرنا ہے۔ جو کردی ہے۔ اگر کوئی اس پر عمل نہیں کریگا۔ تو ہمارا کیا نقصان ہے۔ وہ اپنی مذہبی بے غیرتی کا ثبوت دیگا جبکہ خود پرکاش صاف طور پر کر رہا ہے۔ کہ

"بے شک کچھ فراخ دل مسلمان سجنوں نے رشی نمبروں میں مضامین لکھے ہیں۔ لیکن ان کی قیمت یہ نہیں ہوسکتی کہ آریہ سماج مندر میں حضرت محمدؐ پر لیکچر ہوں؛؛

آریہ سماج مندر میں رسول کریمؐ پر لیکچر دینے کے لئے کس نے کہا ہے۔ اور کون آریہ ہے۔ جسے ایسا کرنے پر پرکاش کو روکنے کی ضرورت پیش آئی۔ بات صرف یہ ہے کہ آریوں کو اتنا بھی گوارا نہیں۔ کہ کوئی آریہ لیکچرار دوران لیکچر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی خوبی کا ذکر کرے جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جب بانی آریہ سماج کو رسول کریمؐ میں کوئی خوبی نظر نہیں آئی۔ تو ان کے کسی چیلے کا کیا حق ہے۔ کہ کوئی خوبی زبان پر لائے۔ اسی لئے پرکاش اس پر زور دے رہا ہے۔ اور صاف طور پر کہتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے سوامی دیانند کی تعریف میں مضامین لکھنے کی وہ یہ قیمت دینے کیلئے تیار نہیں ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی خوبی کا کوئی آریہ ذکر کرے یہ آریہ سماج کی تنگدلی کا صاف اور کھلا اعتراف نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

مکتوبات امام علیہ السلام

(مرسلہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے افسر ڈاک حضرت خلیفۃ المسیح)

خدمت اسلام

خدمت اسلام کی تحریک کرتے ہوئے حضور نے ایک دوست کو تحریر فرمایا :-

یہ زمانہ اسلام کے لئے ایسا پُر آشوب ہے۔ کہ جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہو۔ اور اسے اس بات پر یقین ہو۔ کہ اس نے خدا تعالےٰ کے حضور میں پیش ہونا ہے۔ اور اسلام خدا کا بھیجا ہوا مذہب ہے۔ وہ ہرگز آرام سے زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ اور اسے سوائے خدمت اسلام کے اور کسی بات میں مزا نہیں آ سکتا۔ یہ دنیا چند روزہ ہے۔ اور غریب اور امیر سب ہی ایک عرصہ کے بعد اللہ تعالےٰ کے حضور جاتے ہیں۔ پس اس امر پر تکیہ کرنا اور اگلی زندگی کی طرف توجہ نہ رکھنا یا کم از کم توجہ کرنا سخت خطرناک علامت ہے۔ جس کا علاج ہر ایک انسان کو فوراً کرنا چاہیئے۔

(۱۰ مارچ ۱۹۲۲ء)

موجودہ سیاسی تحریکات اور احمدی

سیاسی تحریکات کے متعلق حضور نے ایک خط میں تحریر فرمایا

آجکل کی تحریکات میں جو لوگ سرگرمی دکھا رہے ہیں ان سے علیحدہ رہنا ہمارا فرض ہے۔ جو تحریکیں بظاہر نیک نظر آ رہی ہیں۔ وہ بھی نیکی کو مد نظر رکھ کر نہیں ہیں۔ بلکہ سرکار کو نقصان پہنچانے کے لئے ہیں۔ شراب پہلے بھی لوگ پیتے تھے۔ کوئی نہ روکتا تھا۔ اب شراب سے صرف اسلئے روکتے ہیں کہ سرکار کی آمد میں کمی ہو۔

ہم شراب کے جس طرح پہلے مخالف تھے۔ اب بھی ہیں۔ لیکن پہلے بھی فرداً فرداً سمجھانے یا تحریر و وعظ کے ذریعہ اس کے نقائص بتلانے سے اس کا اثر کم کرتے تھے۔ اب بھی اسی طرح کرتے ہیں اور اصل بات تو یہ ہے۔ اگر لوگ خدا تعالیٰ کے ماموروں کو مان لیں۔ تو شراب کا اثر ننانوے فی صدی خود بخود دور ہو جاتا ہے۔ پھر ہم جڑ کو چھوڑ کر شاخ پر کیوں زور دیں۔

۲۱ مارچ ۱۹۲۲ء

تربیت اولاد

اولاد کی تربیت کے متعلق حضور نے ایک دوست کو تحریر فرمایا:-

" مجھے اس سے خاص دلچسپی ہے۔ اور میں نے اس سوال کا طبی اور طبی اور اخلاقی طور پر بھی مطالعہ کیا ہے۔ اور اس مطالعہ کے بعد میں علیٰ وجہ البصیرت اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہماری شریعت کا حکم اس امر میں بہترین حکم ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ماں باپ اپنے بچوں کی تربیت روحانی کے بھی اسی طرح ذمہ وار ہیں جس طرح کہ ان کی تربیت جسمانی کے بلکہ اس سے بھی زیادہ

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فرماتا ہے۔ قوا انفسکم و اھلیکم نارا۔ اپنے آپ کو بھی اور اپنے اہل و عیال کو بھی دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اور فرماتا ہے وامر اھلک بالصلوٰۃ واصطبر علیھا اپنے اہل کو نماز کا حکم دے اور اس پر اصرار کر۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :- کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ۔ تم میں سے ہر ایک شخص ایک چرواہے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اس سے ان لوگوں کی روحانی تربیت کے متعلق سوال کیا جائیگا۔ جو اس کے نیچے رکھے گئے تھے۔ جس طرح کہ مالک اپنے چرواہے سے جانوروں کے متعلق دریافت کرتا ہے کہ اس نے ان کو کس حالت میں رکھا۔ حدیث میں آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے نواسہ کھانا کھانے لگے۔ تو آپ نے انکو باوجود چھوٹی عمر کے نصیحت کی کہ کل بیمینک مما یلیک دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اور اپنے سامنے کھاؤ۔ اور ایک دفعہ زکوٰۃ کی ایک کھجور آپ کے نواسے نے منہ میں ڈال لی۔ تو آپ نے منہ میں انگلی ڈالکر زور سے کھینچ کر نکال لی۔ اور فرمایا۔ آل محمدؐ پر صدقہ حرام کیا گیا ہے۔ اسی طرح آپ نے فرمایا کہ بچہ کو دینی امور پر کاربند کرنے کے لئے اگر سختی بھی کی جائے۔ تو مناسب ہے :

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ آپ کے چھوٹے بچہ ہمارے چھوٹے مرحوم بھائی نے پانچ چھ برس کی عمر میں قرآن کریم کے منسوخ کہدیا تھا کہ اسے پرے ہٹا دو۔ تو آپ نے لڑکے اس زور کا تھپڑ مارا کہ اس کے جسم پر نشان پڑ گیا۔ حالانکہ آپ مارنا تو الگ رہا۔ سختی سے کلام کرنا بھی بچوں کیلئے مضر سمجھتے تھے۔

اصل بات یہ ہے کہ جبر اسوقت ہوتا ہے جبکہ مستقل رائے کے خلاف ہو۔ لیکن بچپن کی عمر میں مستقل رائے نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ اثر کی عمر ہوتی ہے جس میں بچہ دوسرے کے اثر قبول کرتا ہے پس اسوقت ماں باپ کا انکو چھوڑ دینا ایسا ہی ہے جیسے خود کسی درندہ کے آگے ڈالدینا۔ اگر وہ اپنا اثر نہیں ڈالینگے تو دوسرے اپنا اثر ڈالینگے۔ یہ ناممکن ہے کہ اس عمر میں بچہ کوئی اپنی رائے قائم کرے یا اپنے دل کو خالی رکھ سکے وہ ضرور دوسروں کا اثر قبول کریگا۔ اور اگر اسکے والدین اپنا اثر اسپر نہیں ڈالینگے تو اور لوگ آسانی سے اسپر اپنا اثر ڈال سکینگے۔ پس اگر اس تربیت کا نام جبر بھی رکھ لیا جائے تو بھی والدین کے علیحدہ رہنے سے اس جبر میں تو کوئی کمی نہ آئی۔ صرف یہ فرق ہوا کہ ان کے جبر کی بجائے دوسروں نے جبراً اپنے خیالات ان سے منوائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہر ایک بچہ یولد علی فطرۃ الاسلام فابواہ یھودانہ وینصرانہ۔ ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اسکے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی بنا لیتے ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ وہ اسے الگ طور پر یہودی یا نصرانی تو نہیں بناتے۔ وہ ان کے اثر کو قبول کر لیتا ہے۔ پس اس میں کوئی شک نہیں کہ انسانی دماغ اس قسم کا بنا ہے۔ کہ بچپن میں دوسروں کے اثرات کے قبول کرنے سے رک نہیں سکتا۔ اور ان اثرات کے قبول کرنے میں اس کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ پس ضروری ہے کہ اس عمر میں بچوں کو دوسروں کے اثرات قبول کرنے سے بچایا جائے۔ اور اسکی صرف یہی صورت ہے۔ کہ انکو نیک خیالات سے انکو متاثر کیا جائے۔ پھر بڑے ہو کر ان خیالات کی غلطی کو اگر وہ محسوس کریں تو بیشک چھوڑ دیں۔ جب ماں باپ انکے لئے تمام دنیاوی امور میں اپنی رائے سے جو بات بہتر سمجھتے ہیں اختیار کرتے ہیں۔ تو کیوں دین کے معاملہ میں وہ انھیں دوسروں پر چھوڑ دیں۔ اگر بچوں کے دماغ ہر قسم کے اثرات سے سمجھدار ہونے تک محفوظ رکھے جا سکتے۔ تب بیشک والدین انکو انکی حالت پر چھوڑ سکتے تھے۔ مگر جب یہ بات نہیں۔ بلکہ سوال صرف یہ ہے کہ وہ ان کے خیالات کو قبول کریں یا دوسروں کے۔ تو ایک بات کو مفید اور ضروری سمجھتے ہوئے اس کا بچوں کو پابند نہ کرنا اور دوسروں کے رحم پر ان کو چھوڑ دینا ان پر سخت ظلم ہے

گاندھی صاحب کا زوال

(ایک غیر احمدی مسلمان اخبار نویس کے قلم سے)

الفضل مطبوعہ ۲۳ مارچ ۱۹۲۲ء میں جو لیڈنگ آرٹیکل بعنوان "زوال گاندھی" شایع ہوا ہے اسے پڑھنے کے بعد مجھے بھی اس مضمون پر کچھ اظہار خیالات کی تحریک ہوئی ہے۔ گاندھی صاحب کا زوال یقینی تھا اور ایک بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ آپ بڑے ضدی اور خودسر ہیں اور اپنی خود رائی کے مقابلہ میں نہایت معقول ترین باتوں پر بھی کوئی توجہ نہیں دیتے۔ اور اس طور سے آپ ان سچے محبان ملک اور خیر خواہان وطن کی ان رائوں کی تذلیل کرتے ہیں۔ جن کی نیک نیتی اور ملک و ملت کے ساتھ محبت شک سے بالاتر ہے۔ اور جو دیانداری کے ساتھ آپ کی تحریک عدم تعاون سے اختلاف رائے رکھتے ہوئے اسے ملک کے بہترین فوائد کے حق میں سم قاتل سمجھتے ہیں۔ آپ نے سول نافرمانی کا التوا بادل نخواستہ منظور کرایا تھا۔ اور اس کی بندش کا جو فرمان آپ نے اپنی گرفتاری کے بعد جاری فرمایا ہے۔ وہ مجبوری کا نتیجہ ہے

مہاتما گاندھی کے زوال کی ایک اور زبردست وجہ یہ ہے کہ آپ کی تحریک میں کئی غیر فطری خواص پائے جاتے ہیں۔ مثلاً سول نافرمانی جو قانون شکنی کے ذریعہ سے ملک کے امن وامان کے خرمن کو خاک سیاہ کرنیوالی ہے جب ملک سے امن وامان ہی مفقود ہو جائے۔ تو تحریک عدم تعاون کی ہستی باقی نہیں رہ سکتی۔ اور نہ حکومت خود اختیاری کی تحریک جسے بالفاظ دیگر سوراج کہا جاتا ہے قائم رہ سکتی ہے بھلا جو تحریک قانون حکومت وقت اور بزرگوں کے احترام کی قاطع ہے۔ کیسے بار آور ہو سکتی ہے جبکہ احترام اٹھ گیا تو لازمی نتیجہ بدنظمی بدامنی اور تباہی کی شکل میں پیدا ہوگا رعایا اور حکومت میں ایک طرف اور خاندانوں کے اندر دوسری جانب تلوار چلیگی۔ اور ملک خون کے دریامیں نہائیگا۔

تیسری زبردست دلیل گاندھی جی کے زوال کی یہ ہے۔ کہ آپ اہل ہند کو اس قدیم زمانہ کی طرف لیجانے کے خواہاں ہیں۔ جبکہ انسان نیم وحشیوں کی سی زندگی بسر کرتے تھے۔ ستر پوشی کے اصول سے واقف نہیں تھے۔ اور تمدن کی زندگی سے قطعی ناآشنا تھے۔ دنیا میں ہر لحظہ ارتقاء کام کرتا رہتا ہے۔ اور مادی تمدنی اور اقتصادی حالت سے انسانوں کی زندگی میں عروج پیدا ہوتا رہتا ہے۔ لیکن گاندھی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ لنگوٹی باندھو۔ چرخہ کاتو۔ صرف کھدر استعمال کرو۔ کیونکہ آپ کے خیال میں ان ہی ذریعہ سے سوراج حاصل ہوگا۔ گاندھی صاحب کی تعلیم وتلقین اور تبلیغ کا خاصہ یہ ہے کہ متمدنی زندگی کو خیرباد کہدیا جائے۔ اس قسم کی تعلیم عروس کامیابی وشادمانی کی ہم آغوشی ہرگز نہیں کرا سکتی۔

گاندھی صاحب اسبات پر بہت زور دیتے ہیں کہ اہل ہند کو قول وفعل تو درکنار خیال میں بھی تشدد کو جگہ نہیں دینی چاہیئے۔ گویا آپ انسانوں کو فرشتہ یا فرشتہ صفت بنانا چاہتے ہیں۔ اور وہ بھی ہندوستان کے لوگوں کو جو نہ کسی منضبط زندگی کے رشتہ میں منسلک ہیں اور نہ تعلیم سے بہرہ ور ہیں۔ جب بہت سے انسانوں کو سوائے قرآن پاک کی تعلیم کے دیگر مذاہب کی تعلیم فرشتہ خصلت نہ بنا سکی۔ تو گاندھی صاحب کی تعلیم کیا خاک فرشتہ بنا سکیگی ؟

جو لوگ اندھادھند گاندھی صاحب کی تقلید کرنے میں انکی عقل پر ہمیں رونا آتا ہے۔ خصوصاً ان مسلمانوں کی عقل پر جو آپکے مقلد ہیں۔ اور اس پاک تعلیم کو بھولے ہوئے ہیں کہ لا تفسدوا فی الارض۔ یہ مسلمان بعض اوقات ایسے خیالات کا اظہار کرنے سے بھی نہیں جھجکتے کہ گاندھی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی بہتر ہیں یہ بدترین کفر ہے۔ جو مقلدین گاندھی مسلمانوں میں پھیلا رہے ہیں۔ اور اس قسم کی ہر کوشش کی حوصلہ شکنی تعلیم یافتہ مسلمان کا اولین فرض ہونا چاہیئے۔ کجا رسول مقبول جیسی اشرف المخلوقات ہستی اور کجا مشرک گاندھی۔ ع

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

گاندھی صاحب کا زوال شروع ہو چکا ہے۔ لیکن ابھی اسے ان کی ذات کا زوال سمجھنا چاہیئے نہ کہ انکی خطرناک تعلیم کا زوال جو کروڑوں جاہل غیر معاملہ فہم رجو شیلے ناعاقبت اندیش اور بھولے بھالے انسانوں کے دل و دماغ میں جاذبہ ہوگئی ہے۔ اسلئے ایک ضرورت ہے ...... کہ اس تعلیم کا اثر مٹانے کی کوشش کی جائے۔ اور ہر شخص جسے آپکی تحریک سے اتفاق نہیں ہے۔ وہ اس تحریک کے خلاف تبلیغ کرنے میں دیر نہ لگائے۔ (ایک سوراجی مسلمان)

مولوی ثناء اللہ کو تین سو روپیہ انعام لینے کی ہمت نہیں پڑی

ناظرین الفضل کو معلوم ہے کہ ۲۰ مارچ کے الفضل میں لکھ دیا گیا تھا کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب تین سو روپیہ انعام لینا چاہتے ہیں تو وہ ۴۰ مارچ تک ہمیں اطلاع دیں۔ کہ میں (ثناء اللہ) اپنا تین سو روپیہ جمع کرانے کے لئے تیار ہوں۔ چونکہ ۲۴ مارچ کی بجائے ۱۰ اپریل تک مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنا تین سو روپیہ جمع نہیں کرایا۔ جو اصل بنار مباحثہ ہے۔ اسلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اب ہم اپنا پیش کردہ انعام جمع کرانے کے ذمہ دار نہیں ہیں۔

افسوس ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے بے سوچے سمجھے حضرت مسیح موعود کو واضع حدیث قرار دیا۔ حالانکہ تحفہ گولڑویہ میں جو حوالہ حضور نے دیا تھا۔ اس کے مطابق کنز العمال میں دجال یغتلون موجود ہے۔ اور صرف دکھا دینا ہمارا فرض تھا۔ جس کے لئے ہم ہروقت تیار ہیں

(اکمل عفا اللہ عنہ)

اذجاءکم کریم قوم فاکرموہ

حدیث شریف میں لکھا ہے کہ اذجاءکم کریم قوم فاکرموہ یعنے جب تمہارے پاس کسی قوم کا کوئی معزز آدمی آوے تو تم بھی اسکی عزت کرو۔ اس حدیث کے موجود ہوتے ہوئے مسلمان اس کے خلاف کرتے ہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ پچھلے دنوں پرنس آف ویلز جو دنیا کے کروڑوں آدمیوں کے نزدیک معزز ہیں۔ ہندوستان میں سیاحت کے لئے تشریف لائے تھے۔ مگر علماء نے فتویٰ دیا کہ شہزادہ کا استقبال کرنا اور تمام اعزازی کاموں میں حصہ لینا شرعاً منع ہے۔ اب ایسے مفتیوں سے گذارش ہے کہ وہ مطلع فرمادیں کہ کیا شہزادہ موصوف دنیا کی کسی قوم میں معزز ہیں یا نہیں؟ اور کیا وہ ہندوستان میں آئے تھے یا نہیں۔ اگر ان دو نو امور کا جواب اثبات میں ہے تو بتادیں کہ انھوں نے شہزادہ موصوف کے اعزازی کاموں میں حصہ لیا تھا یا ان کا بائیکاٹ کیا تھا اگر بائیکاٹ کیا تو مذکورہ بالا حدیث کی کہاں تک تعمیل کی گئی۔

سید محمد اسحٰق۔ قادیان

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)
تفسیر خزینۃ العرفان کا حصہ دوم
دوسرا اور تیسرا پارہ چھپ گیا ہے
مستقل خریداروں کو انشاء اللہ کانفرنس احمدیہ کے بعد بذریعہ وی پی ارسال ہوگا۔ اور دیگر احباب جو ابھی تک اس کے خریدار نہیں بنے فوراً درخواستیں بھیجدیں۔ تاکہ ان کو پہلا اور دوسرا حصہ یکجائی بھیجا جاوے۔ دوسرا حصہ ۲۰۰ صفحہ سے زائد ہو گیا ہے۔ اسلئے اسکی قیمت ۱۱ اور پہلے کی ۱۲ ہے۔ مستقل خریداروں کو خط بھیجنے کی کوئی ضرورت نہیں۔
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پر معارف تقریریں جسمیں نماز روزہ حج زکوٰۃ اور کلمہ طیبہ کی نہایت لطیف فلاسفی بیان کی گئی ہے۔ اور اپنے دعاوی کے متعلق پوری تبلیغ کی گئی ہے دوبارہ چھپوایا گیا ہے۔ قیمت ۴ر
تحفہ پرنس اردو مع فوٹو چھپ کر طیار ہے۔ قیمت ۴ر سلسلہ احمدیہ کی کل کتب ملنے کا پتہ کتاب گھر قادیان
تجرید بخاری اردو
"صحیح بخاری" اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کی جاتی ہے مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی بلکہ مسلسل ایک ہی نام حدیثیں بھی درج کر دی ہیں پھر عن فلاں وعن فلاں کی ترتیب نے کتاب کو اور بھی طویل کر دیا ہے جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے۔
الحمد للہ کہ نویں صدی ہجری میں علامہ حسین بن مبارک زبیدی
نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی مستند متصل حدیثوں کو یکجا جمع کیا۔ اور پھر ان میں سے بھی ہر مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے۔ چنانچہ علمائے عرب و شام نے مصنف کو اس کی سندیں عطا فرمائیں۔ اسی دریا بکوزہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ ڈمی کاغذ پر چھاپا گیا ہے جسے دیکھ کر ناظرین کو حیرت ہو جاتی ہے۔ کہ اتنی بڑی کتاب کا اتنا مختصر انتخاب عاشقان کلام رسول مقبول صلعم کے لئے ایک بہا تحفہ ہے۔ حجم سوا پانچسو صفحے۔ قیمت للعہ محصولڈاک ۸ر
دیوان فیضی فیاضی
ملک الشعراء دربار اکبری کا کلام بلاغت نظام جو ایک پرانے نسخے سے بعد تصحیح چھاپا گیا ہے۔ حکمت و تصوف کا دریا جس کے ہر شعر پر وجد ہو جائے۔ حجم سوا سو صفحہ مجلد قیمت عہ محصولڈاک ۴ر
ملنے کا پتہ :- مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز متصل کٹڑہ ولی شاہ لاہور

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول نمبر ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری جلال الدین صاحب نائب تحصیلدار اونہ

تحصیل اونہ ضلع ہوشیارپور

۵۲

دیوی سرن۔ پرمانند۔ چرنجی لال۔ شمبو رام۔ پربھو رام پسران ماتا اقوام برہمن سکنہ دہو سارہ تھانہ اونہ

بنام

بھانا ولد لابھا۔ کریا ولد ٹھاکریا ذات پاتی سکنہ لگا دار تھانہ اونہ تحصیل اونہ

دعویٰ للعہ ۱۲/ بابت

بنام بھانا ولد لابھا۔ کریا ولد ٹھاکریا ذات ساہنی سکنہ لگاولہ تھانہ اونہ

ہرگاہ مدعا علیہم تعمیل سمن دیدہ دانستہ مقدمہ کو طول دینے کی غرض سے گریز کرتے ہیں۔ اس لئے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی بنام ہر دو مدعا علیہ جاری کیا جاتا ہے کہ بتاریخ ۲۴ حاضر عدالت ہوکر پیروی مقدمہ کرو ورنہ کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی

(مہر عدالت)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول نارووال بمقام

بھاگ ولد بیلا قوم عیسائی ساکن کیسووالے تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ مدعی

بنام

جماں ولد ہندا قوم عیسائی ساکن نورائی تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ مدعا علیہ

دعوے ۱۴۰ للعہ روپیہ تمسک

جماں ولد ہندا قوم عیسائی ساکن نورائی تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ

مقدمہ بالا میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ تم دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو۔ اس لئے تمہارے نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ ۲۴ کو حاضر عدالت ہذا ہوکر پیروی مقدمہ کرو ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی۔ آج بتاریخ ۶ ماہ اپریل ۲۲ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

ہندوستان کی خبریں

دیولالی کیمپ میں گورہ افواج کا اجتماع بند

شملہ ۷ را پریل۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ دیولالی کیمپ میں جو برطانی افواج کا اجتماع ہو رہا تھا۔ وہ ۳۰ را پریل سے بند کر دیا گیا ہے اب ۱۱ را پریل سے کوئی گورہ سپاہی اس کیمپ میں نہیں بھیجا جائیگا۔

گورنر بہار کے تقرر میں التوا

کلکتہ ۔ ۷ را پریل۔ بہار اور اڑیسہ کے نئے گورنر سر ہنری ویلر آج پٹنہ کو روانہ ہونے والے تھے۔ مگر ان کی روانگی ملتوی ہو گئی ہے پٹنہ کا ایک پیام مظہر ہے کہ تاخیر کی وجہ یہ ہو رہی ہے کہ ہز میجسٹی کا دستخطی حکم نامہ متعلقہ تقرر ابھی تک موصول نہیں ہوا۔

حادثہ پنجاب میل کی تحقیقات

کلکتہ ۔ ۷ را پریل۔ حادثہ پنجاب میل کی مشترکہ تحقیقات مادھو پور میں شروع ہو گی۔

گوردوارہ بل پر بحث

گورنمنٹ نے حسب ذیل تازہ ترین اعلان شائع کیا ہے۔ ۵ تاریخ کو پنجاب کی قانونی کونسل کی عمارت میں کونسل کے ممبروں وزیروں اور سکھ ممبروں کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں جدید گوردوارہ بل کے متعلق بحث و مباحثہ ہوا۔ اس سلسلہ میں ایک جلسہ اور بھی منعقد کیا جائیگا۔

بائیکاٹ کی مخالفت کا قانون پاس ہو گیا

رنگون ۔ ۷ را پریل۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کا ایک تار مظہر ہے کہ لیجس لیٹو کونسل برمانے بائیکاٹ کی مخالفت والے مسودہ کو پاس کر دیا۔

مسٹر حسن امام کا استعفےٰ

پٹنہ ۔ ۹ را پریل۔ مسٹر حسن امام نے لیجس لیٹو کونسل بہار و اڑیسہ کی ممبری سے استعفےٰ دیدیا۔

روسی نوٹوں کے متعلق بندش

حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ برطانوی ہند سے روسی روبل نوٹوں کی برآمد بند کر دی گئی ہے۔

اجناس کی برآمد پر پابندی

حکومت ہند نے جریدہ سرکاری میں اعلان کیا ہے کہ باجرا۔ جو۔ چنو۔ جوار۔ مسور۔ دالیں۔ گیہوں۔ اور ان چیزوں کا آٹا مندرجہ ذیل ممالک کے سوا اور کہیں برآمد نہ کیا جائے۔ خلیج فارس کی بندرگاہیں رنگون۔ عدن۔ ماریشس۔ مکران کا ساحل۔ مشرقی افریقہ۔ سیچلیز۔ پرتگال مقبوضات ہند۔ شہر اور کلاسٹریٹ سٹلیمنٹ۔ اور بھوان۔ سیام۔ پرپم۔ ہانگ کانگ۔ جنوبی افریقہ۔ آسٹریلیا۔ نیوزیلینڈ۔ جزائر فجی۔ برطانوی جزائر غرب الہند اور برطانی گیانا۔

ایک جلیل القدر منصب پر ہندوستانی ممبر کا تقرر

مدراس ۔ ۷ را پریل۔ لارڈ ویلنگٹن نے سر لائنل ڈیوڈسن کے اگزکٹو کونسل سے ریٹائر ہو جانے پر قانون اور امن جس میں دیوانی فوجداری اور پولیس کی عدالتیں شامل ہیں کے مناصب تمام و کمال مسٹر کے سری نواس آئنگر قانونی ممبر کے تفویض کر دئے ہیں۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ قانون اور امن کے عہدہ ہائے جلیلہ پر ایک ہندوستانی ممبر کو نامزد کیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس سے مقصود یہ ہے کہ صوبہ میں جس قدر جلد ممکن ہو سکے۔ حکومت خود اختیاری نافذ ہو جائے۔

مالی مسائل پر کانفرنس

مدراس ۔ ۷ را پریل۔ حکومت مدراس کے ممبر مالیات سر سی ٹاڈ ہنٹر اگلے ہفتہ کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے شملہ جا رہے ہیں۔ جو ۱۸ را پریل کو مالی مسائل پر بحث و تمحیص کرنے کے لئے منعقد ہو گی۔

گورنر بہار و اڑیسہ

پٹنہ ۔ ۹ را پریل۔ معلوم ہوا ہے کہ ہز میجسٹی نے سر ہنری ویلر کے تقرر کے حکم نامہ پر دستخط کر دئے ہیں۔ سر ہنری ویلر ۱۲ ر تاریخ کو یہاں پہونچیں گے۔ اور صبح ۸ بجے گورنری کا چارج لینگے۔

بمبئی بنک کو فریب دہی کا مقدمہ

بمبئی ۔ ۸ را پریل۔ بمبئی بنک کو فریب دہی کے مقدمہ میں کے این بیرجی ملزم کے خلاف دوسرے مقدمہ کی سماعت جج اور جیوری نے ختم کر دی ہے۔ جیوری نے ملزم کو مجرم قرار دیا۔ مگر ساتھ ہی ملزم کے لئے رحم کی سفارش کی۔ مجرم کو دو سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

پنڈت مالویہ اور سوراج

الہ آباد ۔ ۸ را پریل پنڈت مدن موہن مالویہ نے آج شام ایک عظیم الشان پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ سوراج جس کے متعلق ملک کو کام کرنا چاہئے۔ نو آبادیات کا طرز حکومت ہے۔ آپ نے ہندوستانیوں کو فوجی تعلیم دئے جانے کی ضرورت پر زور دیا۔ اور کہا کہ ایسی تعلیم کا انتظام قابل ہندوستانیوں کے ہاتھ میں دیا جانا چاہئے۔ آپ نے حاضرین کو نصیحت کی کہ حصول سوراج کے لئے خواہ کوئی ذریعہ اختیار کیا جائے۔ مگر وہ جائز اور پرامن ہونا چاہئے۔

مسٹر وچے رگھوا چاریہ پر پولیس کا پہرہ

اخبار ہند دکہتا ہے۔ کہ مسٹر وچے رگھوا چاریہ پر گورنمنٹ نے سی۔ آئی۔ ڈی کا پہرہ لگا دیا ہے۔ ان کی زبان بندی بھی ہو چکی ہے۔

حادثہ پنجاب میل کے ملزم کے لئے انعام

پٹنہ سے پنجاب میل کے لائن سے اتر جانے کے جو حالات موصول ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لائن اس مقام سے توڑی گئی تھی۔ جہاں دو لائنیں ایک دوسرے پر سے گذرتی ہیں۔ سر ولیم ونسنٹ ڈون ٹرین میں سفر کر رہے تھے۔ مسٹر ہیویلینڈ کل موقعہ واردات تک گئے لائن کا معائنہ کیا۔ اور ضروری حفاظت اور تفتیش کے لئے احکامات دئے۔ خیال ہے۔ کہ جو شخص مجرموں کا پتہ بتائے گا۔ اس کو پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔

امریکہ میں ہندوستانی گریجوایٹوں کیلئے وظیفے

الہ آباد ۔ ۷ را پریل۔ پاؤنیر کو معلوم ہوا ہے مسٹر ر اگ فیلر کی جائداد کے کارکنوں نے پانچ ہندوستانی میڈیکل گریجوایٹوں کے لئے وظیفے پیش کئے ہیں۔ تاکہ وہ [illegible] کی تکمیل کر سکیں۔

غیر ممالک کی خبریں

اناطولیہ جنگ سے چور چور ہو گیا لنڈن۔ ۵ر اپریل۔ قسطنطنیہ کا ایک برقی پیام مظہر ہے کہ ٹرکی کے معتبر حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اناطولیہ کے باشندے جنگ سے تھک کر چور ہو گئے ہیں۔ وہاں کے لوگ یورپ کے ملکی مسائل کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ اور اگر اناطولیہ کی سیادت کا یقین دلایا گیا۔ تو وہ حکومت انگورہ کو اس امر کی اجازت نہیں دینگے۔ کہ وہ اتحادیوں کی تجاویز صلح کو مسترد کرے۔ اتحادیوں کے ہائی کمشنروں نے باب عالی اور حکومت انگورہ کے نمائندوں کو ایک یادداشت دی ہے۔ جس میں پیرس کی کانفرنس کی تجاویز درج ہیں۔ اور اس کے ساتھ ایک مراسلہ بھی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ ۵ر اپریل ان تین ہفتوں کی ابتدائی تاریخ ہے۔ جن کے دوران میں تجاویز صلح پر غور و خوض کرنے کے لئے نمائندے بھیجے جائینگے۔

ہندوستان میں افیون کی کتنی کاشت ہوتی ہے لنڈن۔ ۶ر اپریل۔ ویسٹ منسٹر کے ایک جلسہ میں سر ولیم کالنز نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ برطانیہ میں خطرناک ادویہ کا جیسا قانون نافذ ہے۔ اسی قسم کا قانون ہندوستان میں نافذ ہونا چاہیئے۔ جہاں ایک لاکھ پچاس ہزار ایکڑ اراضی میں افیون کی کاشت کی جاتی ہے۔ سر جان جارڈن نے کہا۔ کہ ایسا کرنے میں بھی مشکلات ہیں۔ مثلاً ایک یہ کہ گورنمنٹ ہند کو افیون سے کافی آمدنی ہوتی ہے۔

افغانی وزیر اطالیہ میں روما۔ ۵ر اپریل۔ شاہ اطالیہ نے غیر معمولی سفیر انگلستان کو باریاب کیا جس نے امیر افغانستان کے تحائف و مراسلات پیش کئے۔ بادشاہ نے جدید افغان وزیر کو بھی باریاب [illegible] نے اپنی اسناد وغیرہ پیش کیں۔

[illegible] میں برطانوی فوج کی تعداد لندن۔ ۵ر اپریل۔ لارڈ گوریل نے دیوان خاص میں ایک سوال کے جواب میں بیان کیا۔ کہ ۳۰ر مارچ کو قسطنطنیہ کی قلعہ گیر فوج ۴۸۰۰ گوروں اور ۳۰۰۰ ہندوستانیوں پر مشتمل تھی۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اگر حالات اصلاح پذیر ہو گئے۔ تو اس فوج میں تخفیف کر دیجائیگی۔

ترکی پناہ گزینوں کی امداد کے لئے اپیل لندن۔ ۵ر اپریل۔ لارڈ میئر ۶۰ ہزار افتادہ زدہ مسلمان پناہ گزینان قسطنطنیہ کی امداد کے لئے اپیل کر رہے ہیں۔

امریکہ میں ایک روسی جرنیل کی گرفتاری نیو یارک ۶۔ اپریل۔ جنرل سیمینوف کو جبکہ وہ واشنگٹن سے واپس آ رہا تھا۔ ۱۹۱۹ء میں ایک کمپنی کے پونے چار لاکھ ڈالر کی قیمت کی اشیاء چرانے کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا۔ اور وہ مبلغ ۲۵ ہزار ڈالر کی ضمانت پیش نہ کر سکا۔ اس نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ جس وقت کا یہ واقعہ ہے اس وقت روس میں ہر طرف عالم فتنہ و فساد بپا تھا۔

کوہ وسوویس کی آتش فشانی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کوہ وسوویس کے آتش فشاں سے لاوا نکلا ہے۔

آئرلینڈ کی شورش لندن۔ ۶ر اپریل۔ آئرلینڈ سے اضطراب انگیز خبریں آ رہی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ معاملہ بد سے بدتر ہوتا جا رہا ہے۔ جمہوریت پسند فوج کے آگے عارضی حکومت کی پیش نہیں چلتی۔ اور وہ آئندہ انتخابات میں اظہار رائے کو روک رہی ہے۔ مسٹر کانز کی حالت نہایت مخدوش ہے۔

عین اسوقت جبکہ دار العوام کے نمائندوں کا ایک وفد مسٹر چیمبرلین پر زور ڈال رہا تھا۔ کہ آئرلینڈ کے کانسٹبلوں کی حفاظت کی جائے۔ ایک پیغامبر کمرے میں ایک تار لئے داخل ہوا جس نے اطلاع دی کہ دو سپاہی قتل کر دئے گئے ہیں۔

جینوا کی کانفرنس جینوا۔ ۶ر اپریل۔ روسی وفد یہاں پہنچ گیا ہے۔ جو چھپن ارکان پر مشتمل ہے۔ اس کی حفاظت کے لئے دوران سفر میں نہایت حزم و احتیاط سے کام لیا گیا۔ جب ارکان وفد موٹروں میں ہوٹل کی جانب روانہ ہوئے تو ان کے آگے پیچھے فوج کے آدمی بائیسکلوں پر سوار جا رہے تھے۔

مسٹر لائڈ جارج۔ سر ایل ورتھنگٹن ایونز اور سر رابرٹ ہارن وغیرہ جینوا کو روانہ ہو گئے ہیں۔ وزیر اعظم پیرس میں موسیو پوئنکارے کے ساتھ گفت و شنید کریں گے۔

جینوا کی کانفرنس کے موقع پر موسیو پوئنکارے نے چار فرانسیسی کابینہ [illegible] طلب کیا۔ اور اس امر کے متعلق اظہار خیال کیا کہ کانفرنس میں فرانس کا خاص کام کیا ہے۔

دیوان عام میں حادثہ لندن۔ ۶ر اپریل۔ سر جارج ینگر دیوان عام میں سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے پھسل پڑے اور ان کا سر زور سے ایک دیوار کے ساتھ ٹکرایا۔ جس سے وہ بیہوش ہو گئے۔ انھیں زخمیوں کی گاڑی میں لٹا کر ان کے گھر پہنچا دیا گیا۔

وزارت میں تبدیلیاں لندن۔ ۶ر اپریل۔ مسٹر لائڈ جارج نے سر ڈگلز ہوگ کو کابینہ کا ممبر بننے کے لئے طلب کیا ہے۔ سر ولیم سدر لینڈ وائیکونٹ پیل کی جگہ علاقہ لین کاسٹر کے چانسلر مقرر ہوئے ہیں۔

وائنا میں مظاہرہ وائنا۔ ۲ر اپریل۔ ایمپرر کارل سابق شاہ آسٹریا کے لئے دعا مانگنے کے بعد نارکسٹوں نے ایک زبردست مظاہرہ کیا۔

ہجوم بڑے بازاروں میں قدیم قومی گیت گاتا ہوا گذرا۔ اور پارلیمنٹ ہوس تک گیا۔ جہاں صدر نے وفد کی یہ درخواست بعض مبعوثین کی مخالفت کے باعث منظور نہ کی کہ پرچم جھکا دیا جاوے۔

ولائتی اخبارات کیلئے قانون لنڈن ۶ر اپریل۔ دیوان عام میں کپتان جی۔ ڈی رنیڈن نے دریافت کیا کہ اخبارات [illegible] پر مالک کا نام درج کریں۔ مسٹر لائڈ جارج نے کہا کہ اس تجویز [illegible] حالات میں صرف کمپنی کا نام ظاہر ہوگا۔ جو مطلوبہ غرض کے لئے مفید نہیں۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)